اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

جلد (۶) — مورخہ ۱۳ - ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء — نمبر ۵۱

فی پرچہ ۲ر — چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی — افریقہ صہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعلے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا - اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت درمعروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا - کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکراں مستحق لعنت است
منکراں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سے ۳۰ر
عام قیمت پیشگی بعد اصلاق ذمیمی
اخبار ... ... للعہ
مابعد ... ... صہ
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ذمیمی
اخبار ... ... سے
فی پرچہ ۲ر
جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں انسے حسب بعد کیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسکے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید نہ اخبار میں دیجاوے گی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے -

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پران تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی آلٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں باستثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہُوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی یعنے بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کھولکر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہُوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب وائق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حال میں آپکے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مسلم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی۔ کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اسوجہ سے باوجود خریدنے الحکم، بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہُوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شائع ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پُرانی ہو کر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نہ نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص اہتمام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اُردو اخبارات قیمتاً حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپکے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایک روپیہ قیمت اسکی اسصورتمیں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جسطرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دو بار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دو بار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہُوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دو بار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ فوراً محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبار کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم اور ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہُوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰-۱۷-۲۴- اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں۔ کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۲۰-۲۷- تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچتے رہیں گے۔ یعنی ۵-۱۰-۱۲-۱۷-۲۰-۲۴-۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورتمیں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکسان ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵-۱۲-۲۰-۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہین وے جو اپنی جانون اور اپنے مالون کو خدا تعالےٰ کی راہ مین قربان کرتے ہین - کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے - اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول مین اس عرضداشت ذیل مین احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہون جو موجودہ مصارف مین سے سب سے زیادہ اہم ہے - لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ مین ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہین جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے - لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہین - احباب کو چاہیئے - کہ ہر چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کرین اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہین - اس لئے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہان جہان انجمنین بن چکی ہین - وہان کے سکرٹریون کو بھی ابھی سے فکر کرنا چاہیئے - اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین - کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام مین ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہین - اور اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کرینگے اور دوسری انجمنین بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اوٹھائینگی - لنگر کا روپیہ وہ ہے - جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ مین جاتا ہے - اور اُنہی مبارک ہاتھون سے خرچ ہوتا ہے -

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ مین رہیگا -

احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنے کی تجویز کرلی ہے - جسمین سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کرچکے ہین -

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ اپنے ان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دین تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگون کو مل سکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہین - عین وقت پر مہمانون کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز مین دقتین پیدا ہو جاتی ہین اس لئے جہان جہان احمدی انجمنین قائم ہین وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب اُس قدر تعداد سے اطلاع دین جس قدر احباب قادیان آنے والے ہون انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے اور اس طرح پر انتظامی امور مین سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعین جلد پہونچ جانی ضروری ہین - ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھین کہ جو احباب آئین وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لادین - لحافون اور بسترون کا کوئی انتظام نہین ہوسکتا - اس مین ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے -

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ مین غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض دوسرے نادار طلباء کے لئے لحافون اور گرم کپڑون کی حاجت ہے جو احباب اس کار خیر مین حصہ لین گے وہ عند اللہ ماجور ہون گے -

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان -

رسید زر

۹ - دسمبر ۱۹۰۶ء عہ ۱۸۴۳ - صدرالدین صاحب ے ر
" " " عہ ۹۳۰ امام الدین صاحب ے ر
" " " عہ ۸۱۹ - مرزا الٰہی بخش صاحب ے ر
" " " عہ ۹۶ - محمد ابراہیم صاحب ے ر
" " " عہ ۱۸۴۴ - محمد حسن صاحب ۱۲ ر
" " " عہ ۶۶۹ - علی محمد صاحب ے ر

بغداد سے حلب آٹھ روز مین

بغداد سے حلب تک قافلہ کے ساتھ معمولی طور پر لوگ ۲۲ روز مین پہونچا کرتے تھے مگر اب قریب تین مہینے سے کسی باہمت تجار کی طرف سے گھوڑے گاڑیون کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے - جسکی بدولت مسافر یہ چھبیس دن کا سفر آٹھ ہی روز مین طے کر لیا کرتے ہین - علاوہ وقت مین نہائیت معقول کفایت نکل آنے کے ان گھوڑے گاڑیون کی بدولت مسافرون کو آسائش بھی اس سفر مین پہلے سے زیادہ ملنے لگی ہے اور ان کا خرچ بھی نسبتاً کم ہوگیا ہے - درجہ اول کی سواری کے لئے چار پونڈ اور درجہ دوم کی سواری کے لئے دو پونڈ عثمانی مقرر کئے گئے ہین ہمارا نامہ نگار بغداد سے ہمین اطلاع دیتا ہے کہ ریل کی سڑک بھی انشاء اللہ چند ماہ مین مکمل ہو جائے گی - جس سے زائرین حجاز کو اور بھی زیادہ آسانی ہو جائیگی - گھوڑے گاڑی کے موجودہ انتظام سے حجاج کے لئے کچھ کم آسانیان پیدا نہین کین بمبئی سے بصرہ - بغداد - حلب و شام ہوتا ہوا انسان اب بھی ۲۱ یا ۲۲ دن مین مدینہ منورہ پہونچ سکتا ہے بمبئی سے بصرہ تک سٹیمر پر سات روز کا راستہ ہے - بصرہ سے بغداد پہنچنے مین تین دن صرف ہوتے ہین - بغداد سے حلب تک گھوڑے گاڑی کی سواری پر پہونچنے کے لئے آٹھ روز کافی ہین حلب سے ریل ہے اور وہان سے شام تک ایک روز اور شام سے مدینہ منورہ تک دو یا تین روز سے زیادہ صرف نہ ہونگے اس طرح یہ سارا سفر ۲۱ یا ۲۲ دن مین بخوبی طے ہوسکتا ہے (وکیل)

مدینہ منورہ تک ریلوے کی توسیع

رویٹر کے ایک تازہ تار مین اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے تار برقی حوالہ سے جو اس ارادہ سلطانی کی خبر دیگئی ہے کہ مکہ معظمہ سے مقام عرفات تک ریلوے بنائی جاوے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی درمیانی لائن آیندہ زمانہ حج سے پہلے مکمل کردیجائے اسپر تمام اسلامی دنیا مین غیر معمولی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جائیگا اور حرمین شریفین کا سفر بذریعہ ریلوے آرام و سہولت کے ساتھ طے ہونے کی امید سالہائے آیندہ مین بیشمار عقیدتمندون کو اطراف و جوانب عالم سے بجانب سرچشمہ اسلام کھینچ لیجائیگی اور اگلے سال سے انشاء اللہ زمانہ حج مین ان مقامات مقدسہ پر اسلام کی وہ رونق و شان نظر آئیگی جو دنیا کے کسی مذہب کی ایسی تقریب پر موجود ہونی ناممکن ہے مگر ساتھ ہی مندرجہ بالا تار برقی کے متعلق اس امر کی تصحیح و تصریح ضروری ہے کہ آیندہ موسم حج سے سنہ ۱۳۲۶ھ کا زمانہ حج مراد ہے نہ کہ موجودہ سنہ ۱۳۲۵ھ کا حج - جس مین اب چند ہی ہفتے باقی رہ گئے ہین - (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳- ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹- دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ - اِنّی معکَ وَمعَ اھلِکَ - اَحْمِلُ اوزارکَ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون مین تیرے بوجھ اُٹھاؤن گا -

۲ - **مین تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیارون کے ساتھ ہون**

۳ - اِنّی مَعکَ یا مسرور

ترجمہ - اے مسرور مین تیرے ساتھ ہون -

۴ - وقع واقعٌ وھلکَ ھالکٌ

ترجمہ - ایک واقع وقوع مین آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا

۵ - وضعنا الناس تحت اقدامک

ترجمہ - ہمنے لوگونکو تیرے قدمون کے نیچے رکھدیا -

۶ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک -

ترجمہ - ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا -

۷ - اُجِیبتْ دعوتُکَ -

ترجمہ - تیری دُعا قبول کیگئی -

۸ - سنریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم -

ترجمہ - عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائین گے گرد و نواح مین اور خود اُن مین -

۹ - اجیبت دعوتکما - انّ اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر -

ترجمہ - تم دونو کی دُعا قبول کیگئی تحقیق اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے

۱۰ - اِنّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۱۱ - اِنّی انا ربک الاعلیٰ -

ترجمہ - مین تیرا رب اعلیٰ ہون -

۱۲ - اخترت لک ما اخترت

ترجمہ - مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تونے اپنے لئے پسند کیا

۱۳ - **بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید** -

۱۴ - **ستائیس کو ایک واقعہ** (ہمارے متعلق) اللہ خیر و ابقیٰ

۱۵ - **خوشیان منائینگے** -

۱۶ - بعد سنۃٍ واحدۃٍ

ترجمہ - ایک سال کے بعد -

۱۷ - صلوتک خیر و ابقیٰ - ان صلوتک سکن لھم

ترجمہ - تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے - تیری دعائین اُنکے لئے آرام کا موجب ہونگی

دخلتم الجنۃ وما علمتم ما الجنۃ
ذلک الیوم الآخر ۔

ترجمہ ۔ تم داخل ہوگے بہشت مین اور تم جلنتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت ۔ یہ آخری دن ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان سلطان محمد صاحب وزیر پورہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب دوہا وان ضلع سیالکوٹ
ولی محمد زمیندار موضع ماور ڈاک خانہ محمد پور ضلع کانپور
مساۃ جیوان ۔ کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
ولایت حسین ۔ چک جلال الدین منٹگمری
کبیر الدین احمد اکبر آباد محلہ باج گنج
مولا بخش اڑمڑ ہوشیار پور
مسمات اللہ رکھی اہلیہ محمد عبد الرشید ۔ شرقپور لاہور
زینب بی بی " " " "
عائشہ بی بی " " " "
اہلیہ میان عبد المنان کاٹھ گڑھ
شکر اللہ پوہلا ۔ رعیہ سیالکوٹ
مرزا خان چک نمبر ۱۰۲ مبارک پور ۔ علاقہ نہر جہلم
مسمات چراغ بی بی اہلیہ داؤد شرقپور لاہور
شادمان خان بشارت ضلع جہلم
محمد علی لاہور
عبد الرشید ولد اکبر علی ساکن گولو ضلع گوجرات
خوشی محمد ولد جمعہ پوڈا والہ " "

رسید زر

۹ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۶۱۰ ۔ عبد الشکور صاحب ۸
۹ " " ۱۱۱ ۔ شاہزادہ اسد جان صاحب ۸
۹ " " ۵۴۴ ۔ شیخ محمد حسین صاحب ۸
۹ " " ۱۵۳ ۔ مستری حسن دین صاحب ۸

کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہیں؟

(منقول از اخبار عام)

گذشتہ شورش اور فتنہ پردازی مین آریہ سماج کے متعلق جس رائے عام کا اظہار ہوا ہے اور گورنمنٹ نے جس فرزانگی اور سیاسی دانشمندی کے ساتھ ملک اور اہل ملک کو آنیوالی مصیبت سے بچایا ہے وہ کوئی مخفی امر نہین گورنمنٹ کی اس عطوفت اور مراحم خسروانہ کا جو اس نے آریہ سماج کے ساتھ دکھائی ہے ان لوگون کو ایسا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ آئندہ کیلئے وہ اپنی شوخی اور بے باکی کے رویہ کو بالکل بدل لیتی ۔ مگر گورنمنٹ کے متعلق اگر کسی مصلحت سے وہ خاموشی اختیار کر رہی ہے ، تو مسلمانون کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے

آریہ سماج کے لیڈرون نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آریہ سماج کی شورش کو ظاہر کرنے والے مسلمان تھے اور مسلمانون نے گورنمنٹ کے کان بھرے ہین جس پر لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا مگر گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے گورنمنٹ نے پوری تحقیقات سے کام لیا اور اپنے تمام معتبر ذرائع کی بناء پر وہ اس نتیجہ پر پہونچی لیکن ان اخوان . . . . . کو مسلمانون سے پہلے ہی کچھ کم کینہ اور دشمنی نہ تھی جو اس پر اس شورش کے نتائج نے جلتی آگ پر تیل کا کام لیا ۔ آریہ سماج نے مسلمانون کو بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے تمام حیلون کو استعمال کرنا شروع کیا تاکہ مسلمان جوش مین آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھین جس سے وہ بھی بدنام اور معتوب ہون ۔ مسلمانون کے ملکی اور مذہبی لیڈرون کو اس موقعہ پر بڑی جد و جہد کرنی پڑی اور اپنی قوم کو سمجھایا ۔ کہ وہ ان لوگون سے ہر آئنہ الگ رہین چنانچہ مسلمان الگ رہے ۔ مسلمانون کے اس الگ رہنے کی پولیسی نے بھی سماجیون کو بھڑکایا اور جوش دلایا اور انہون نے مسلمانون کے بزرگون اور رہنماؤن کو کوسنا شروع چنانچہ آریہ اخبارون مین جہان ایک طرف کو بھڑکانے کے لئے سکھ گورون کے حالات لکھنے شروع کئے

وہان ساتھ ہی مسلمان بادشاہون خصوصاً محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی نسبت نہایت ہی ناشائستہ اور دل دکھانیوالے الفاظ استعمال کرکے مسلمانون کے دل دکھانے کا ذریعہ اختیار کیا گیا ۔ آریہ سماج کا مذہبی اڈیٹر پر جو مسلمانون اور عیسائیون اور دوسرے مخالف مذہب ۔ ۔ والون کے

خلاف شائع ہوا ہے پہلے ہی سے امن عامہ کو توڑنیوالا اور دوسری قومون کو سخت جوش دلانیوالا ہے مگر ان ایام مین خصوصیت سے یہ رنگ اختیار کیا گیا اسکی غرض بھی وہی مسلمانونکو جوش دلانا تھا مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے ایک اور حیلہ تجویز کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر جو نومبر کی آخری تاریخون مین ہوا ۔ لاہور کی آریہ سماج نے ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء سے لیکر ۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء تک ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھی جسمین مختلف مذاہب کے لیڈرونکو شمولیت کی دعوت کیگئی اور بذریعہ اشتہارات عام طور پر شائع کیا کہ نہایت ادب تہذیب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضامین پڑھے جائین گے اس موقعہ پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی دعوت کیگئی یہ ہر کسی سے مخفی نہین اور گورنمنٹ کے ذمہ وار افسر بھی جلنتے ہین کہ حضرت اقدس کبھی ایسے جلسون مین شامل نہین ہوتے اور نہ ہونا پسند کرتے ہین بلکہ وہ مباحثات کو نفرت بڑہانے کا ذریعہ اور ملک کے امن عامہ کے خلاف سمجھتے ہین یہی وجہ ہے ۔ کہ آپ نے کئی سال گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک خاص قانون مذہبی مناظرت اور مباحثون کے متعلق مرتب کرنیکی توجہ دلائی تھی اور چاہا تھا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کیجاوے لیکن آریہ سماج نے اس مرتبہ جبکہ نہایت تہذیب اور رعائت ادب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضمون پڑہنے کا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلا دیا کہ نکتہ چینی اور بدگوئی نہین ہوگی اور یہ یقین کرکے کہ ان لوگون نے گذشتہ تادیب سے اپنا طرز بیان بدل لیا ہوگا تو ان کی درخواست پر آپ نے بھی مضمون لکھا اور اسی بناء پر مختلف شہرون سے ہماری جماعت کے کئی سو آدمی شریک جلسہ ہوئے ۔ سناتن دہرم والون برہموون اور عیسائیون نے ہر طرح سے حفظ مراتب کو نگاہ رکھا اور کسی قسم کا دل آزار فقرہ یا جملہ انکی تحریر مین نہین آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے جو مضمون پڑہا گیا وہ تو امن عامہ اور صلح اور سلامتی کا پیغام تہا ۔ جو شہزادہ امن کی طرف سے دیا گیا تہا چنانچہ اس مین بڑی صراحت اور تفصیل کے ساتھ ہندون و آریون کے مسلمہ بزرگون کی عزت اور عظمت کا نہائیت صدق دل سے اعتراف کیا گیا تھا اور مختلف فرقون اور قومون کے درمیان عام اتحاد اور اتفاق کی محکم تجویز بتائی تھی اور صاف طور پر فرمایا تہا کہ ہم اسبات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب پاک اور خدا کے برگزیدہ تھے ۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ

پاک ہدائتیں آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین جو آنیوالے آریون کے مقدس بزرگ تھے جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور انہین سے تھے جنپر خدا کا فضل ہوتا ہے مگر ہم اس شکایت کے لئے کس کے آگے رووین اور کس سے اس بات کا انصاف طلب کرین کہ دوسری قومین ہم سے یہ معاملہ نہین کرتین دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومون کو ایک قوم کیطرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو۔ بار بار اس اصل پر زور دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر دوسرے ہی دن آریہ سماج نے ان تمام باتون کو ملیامیٹ کردیا بجا لیکہ آریہ ورت کے کسی رشی منی پر کوئی حملہ نہین کیا گیا بلکہ انکی عزت اور تعظیم کی گئی تھی اور آریہ سماج کے لیڈرسن چکے تھے اور وہ چھپا ہوا لیکچر بھی انکو دیا گیا تھا مگر آریون نے پھر سخت ظلم کیا۔"

۴ - دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو جب انہون نے اپنا مجوزہ مضمون پڑہا تو اس مین خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیون اور راستبازون اور مقدس لوگون پر وہ دل آزار حملے کئے گئے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور امن عامہ اور سلامتی کی ہدائیتونکو پڑہا اور سنا نہوتا تو آریہ سماج کے مندر مین خون کی ندیان بہ جاتین۔

آریہ سماج نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ادب اور تہذیب سے مضمون پڑہینگے اور کسی پر حملہ نہین کیا جائیگا کوئی دل آزار فقرہ نہین بولا جائیگا ہم نے اس وعدہ کی پوری رعائت کی اور کرنی چاہیئے تھی مگر آریہ سماج نے اس کو توڑ ہم کو اپنے گھر بلا کر مہمان نوازی کے عام اخلاق کو بالائے طاق رکھکر قانون انگریزی کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے نہائیت گندے ناپاک اور دل آزار حملے کئے۔

کیا آریہ سماج نے ہماری قوم کا کئی ہزار روپیہ جو اس مطلب کے لئے اسے خرچ کرنا پڑا تباہ کر کے ہم کو سخت دکھ نہین دیا۔ جو سینکڑون آدمی اپنے کاروبار چھوڑ کر راستہ اور سفر کی تکلیفین برداشت کر کے وہان پہونچے اور لاہور کی جماعت کو ایک کثیر خرچ اپنے بھائیون کیلئے خرچ کرنا پڑا مگر آریہ سماج کے لیڈرون نے گھر بلا کر ہمارے مقدسون اور مسلمہ بزرگون کو گالیان دین۔

جو طریق آریون نے اس مرتبہ اختیار کیا اسکی نظیر کسی قوم مین نہین پائی جاتی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ جب سے برٹش راج کا پرچم ہندوستان پر لہرانے لگا ہے اور جب سے مذہبی آزادی اور تحریر و تقریر کی آزادی کا عطیہ گورنمنٹ نے دیا ہے عیسائیون نے باوجود اسلام کے مخالف ہونیکے کبھی اسطرح پر اشتہار دیکر اور مسلمانونکو اپنے گھر بلا کر اور ادب اور متانت سے گفتگو کرنیکا وعدہ کر کے دل آزار الفاظ مین حملے نہین کئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور انڈیا بھر مین اسکی نظیر نہین ملیگی جلسہ پر کہ مسلمانونکو مدعو کر کے اور انکو اپنی شائستگی کا یقین دلا کر اسطرح پر دکھ دیا جو آریہ سماج کی تاریخ مین یادگار رہیگا اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکو (اگرچہ یہ غلطی ہے) روئے زمین کی بڑی بڑی سلطنتین اور شاہنشاہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہین معاذ اللہ معاذ اللہ "قانون قدرت کے خلاف پیدائش رکھنے والا" کہا گیا۔ خدا تعالیٰ کے ایک قدوس بزرگ کی شان مین اس قسم کا ناپاک حملہ جسقدر دکھ دینے والا ہوسکتا ہے اسکا اندازہ قلم نہین کرسکتا۔ ایسا ہی تمام راستبازون حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت آدمؑ سب پر نام بنام حملہ کیا اور ان کی بے ادبی دل آزار الفاظ مین کی ہمارے لئے نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہورہا تھا یہ ہتک اور توہین صرف عیسائیون کی ہی نہ تھی بلکہ مسلمانونکی بھی تھی کیونکہ مسلمان سچے دل سے ان سب کو اپنا امام اور پیشوا یقین کرتے ہین پھر یہی نہین بلکہ راستبازون کے سردار اور مقدسون اور معصومون کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک شان پر دیدہ دلیری اور بیباکی کے ساتھ دل آزار اور ناپاک حملے کئے گئے آریہ سماج کے لیڈر ۲۴ گھنٹہ پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق سن چکے تھے کہ

رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ مسلمان آپکی غلامی مین کمربستہ کھڑے ہین اور جب سے خدا نے آپکو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو فتح کرنیوالے تھے آپکے قدمون پر ادنیٰ غلامون کی طرح گرے رہے ہین اور اسوقت کے اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکرون کیطرح آنجناب کیخدمتمین اپنے تئین سمجھتے ہین اور نام لینے سے تخت سے اُتر آتے ہین" اور ایسا ہی انہون نے صاف طور پر سنا تھا کہ

"در خاصکر ہمارے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گندی گالیان دیتے ہین وہ صرف زبان سے تو صلح صلح کرتے ہین مگر اسی زبان کو تلوار کیطرح کھینچکر ہمارے اس پیارے نبی پر چلاتے ہین جسکے قدمون کے نیچے ہماری جانین ہین ایسا ہی ان کو کھولکر بتایا گیا تھا کہ

در ہم اس اصل کو اپنے ہاتھ مین لیکر آپکی خدمتمین حاضر ہوئے ہین کہ آپ لوگ گواہ رہین جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپکے بزرگون کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم اُمیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین اور اگر اس طریق سے صلح نہو تو آپ یاد رکھین کہ کبھی صلح نہو گی بلکہ روز بروز کینے بڑہتے جاوینگے۔ مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم کیلئے جان دیتے ہین اور وہ اس بیعزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہین کہ ایسے شخصون سے دل صفائی کر لینے اور ان کے دوست بن جاوینگے جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین اور اپنے رسالون اور کتابون اور اشتہارون مین نہائیت توہین کر ان کا نام لیتے ہین اور نہائیت گندے الفاظ سے انکو یاد کرتے ہین آپ یاد رکھین کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیرخواہ نہین ہین۔ کیونکہ وہ ان کی راہ مین کانٹے بوتے ہین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر ہم جنگل کے سانپون اور بیابان کے درندون سے صلح کرلین تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگون سے صلح نہین کرسکتے جو خدا کے پاک نبیون کی شان مین بدگوئی سے باز نہین آتے۔

ان تمام باتون کے سن لینے کے بعد آریہ سماج کے لیڈرونکو اس حرکت سے باز رہنا چاہیئے تھا جو انہون نے کی ہے انہون نے مسلمانونکو اشتعال دلانیکے لئے اور بھڑکانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور مسلمان ان آزار دہ الفاظ کو جو انکو گھر بلا کر انکے مقدسونکی شان مین کہے گئے سنکر اس بیعزتی کو گوارا نہین کرسکتے جو انکی ہوئی ہے اگرچہ قانون برطانیہ کے ادب اور احترام کیوجہ سے وہ اس جلسہ مین بیکس ہوکر بیٹھے رہے اور امن عامہ مین کوئی خلل آنے نہین دیا مگر مین اس بات کے کہنے سے نہین رک سکتا کہ جب وہ الفاظ شائع ہونگے تو عام فساد کا اندیشہ ضرور ہے کیا یہ سچ نہین کہ لیکھرام اپنی زبان درازی ہی کیوجہ سے قتل ہوا؟ کیا یہ درست نہین کہ سرحدی علاقہ مین اگر ایک آریہ کو وہان سے نہ نکالدیا جاتا تو اسکی جان کی خیر نہ تھی؟ اسلئے مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی بنا پر جو ہمارا مذہبی فرض ہے یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ وہ ڈاکٹر چرنجیو سیکرٹری آریہ سماج لاہور کی اس تقریر پر نوٹس لے جو ۴ - دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو اُس نے پڑھی۔ مین یقین رکھتا ہون کہ پولیس کے رپورٹر موجود تھے اور انکا فرض تھا کہ وہ ان کلمات کو قلمبند کرین جو انہون نے مسلمانونکی دل آزاری کیلئے عمداً بیان کئے اور اگر انہون نے ایسا نہ کیا تو لاہور پولیس کا فرض ہے کہ وہ امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے اس مضمون کو حاصل کرے اور اسکی اشاعت روکدے اور اُسپر پورا نوٹس لے اس مضمون کی اشاعت سے ڈاکٹر مذکور ممکن ہے اصل مضمون کو تلف کردے مگر پولیس رپورٹر ان آزار دہ الفاظ اور فقرون کو بھول نہ گئے ہونگے اور حاضرین کی ایک کثیر تعداد کو یاد ہونگے ایسا ہی مجھے اُمید رکھنی چاہیئے کہ سر ڈنزل ایبٹسن کی ذمہ دار اور بیدار مغز حکومت اپنی پنجابی رعایا کو اس خطرہ سے بچانے کیلئے توجہ فرمائیگی جو ایسے دل آزار اور اشتعال دہ مضمون کی اشاعت سے متصور ہے۔

مین اس سے زیادہ سر دست لکھنا نہین چاہا۔ ہان مسلمانونکی خدمتمین ایک نقطہ کہونگا اور بس کہ وہ نہایت حوصلہ اور صبر سے اس نتیجہ کو دیکھین جو گورنمنٹ کی توجہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جس صبر اور حلم سے تمنے ابتک کام لیا ہے اسکو اپنا رہنما بناؤ۔ آریہ چاہتے ہین کہ تمہین بھڑکائین اور جوش دلائین

دہرم چرچا اور آریون کی بدسلوکی

دہرم چرچا یعنے مذہب کانفرنس جو آریہ سماج کی طرف سے ۲-۳-۴ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس مین سناتن دہرم و مذہب عیسوی برہمو سماج و اسلام و آریہ دہرم کی طرف سے جو لکچر دئے گئے ان مین سب نے تہذیب سے کام کیا سوائے آریہ صاحبان کے کہ انہون نے بہت ناشائستہ الفاظ دوسرے مذاہب کی کتب اور ان کے بانیون کی نسبت استعمال کئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جو مضمون تہا اس میز انہون نے اہل اسلام اور دیگر مذاہب مین باہمی تعصبات کو دور کرنے کے لئے ایک مصالحت کا طریق پیش کیا تہا اور وہ یہ تہا۔ ہماری الہامی کتاب مین قرآن مجید نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہر ایک ملک مین کوئی نہ کوئی ہادی اللہ تعالے کی طرف سے آتا رہا ہے اور خدا تعالے کا الہام ہر ایک قوم پر نازل ہوا ہے اس لئے ہم کسی قوم کی الہامی کتاب کو جہوٹی نہین کہتے۔ البتہ یہ بات ہم کو قرآن مجید کے رو سے ثابت ہوئی ہے کہ امتداد زمانہ کے سبب سے ان کے مضامین مین کئی جگہ پر تحریف ہو گئی سب یا مفسرون نے ان کے معانی بیان کرنے مین اپنے غلط عقائد کو ان کے اندر داخل کر لیا اس لئے اجمالی طور پر ہم سب مذاہب کی الہامی کتابون کو الہامی مانتے ہین اور ان کے ان بزرگون کو جن کو قبولیت اللہ تعالے نے اپنی خاص تائید سے ایک کثیر حصہ انسانون کے دلون مین ڈالدی۔ وہ سب کے سب ہمارے پیارے اور عزت کے خلائق ہین۔ چنانچہ انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ ہمارے نبی سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہندوستان کے مذاہب کی نسبت پوچہا گیا تو انہین فرمایا کہ ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے۔ جس کا نام کاہن (یعنے کرشن یا کنہیا) تہا۔ اور ایسا ہی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا تو کہ کیا فارسی زبان مین بہی اللہ تعالے کا کبہی الہام نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ فارسی الہام ہے "این مشت خاک را گر نہ بخشم چکنم" غرض کہ مرزا صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ ہم آپ کے بزرگون کو منجانب اللہ مانتے ہین اور آپ کی الہامی کتابون کو خدا کی طرف سے مانتے ہین آپ بہی اگر ہم لوگون کے ساتہ دوستی اور محبت قائم کرنا چاہتے ہین تو اجمالی طور پر آپ ہماری کتاب یعنی قرآن مجید کو الہامی کتاب مان لین اور ہمارے آقا سید و مولے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول مان لین اور ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہین منوانا چاہتے۔ جس سے ہم نے خود پہلے حصہ نہین لیا اور اس سے یہی غرض ہے تا ملک مین صلحکاری اور امن کی روح پہونچ جاوے۔ اور آئے دن فساد اور جہگڑے مٹ جاوین مگر جب آریہ صاحبان کی باری آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بہی دوسرے مذاہب کے بزرگون کو کی تعظیم کے لئے آگے قدم بڑہاتے۔ انہون نے توریت سے شروع کر کے انجیل کے لانیوالے حضرت مسیح اور مولفان بائیبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چہوڑا کہ سخت اور ناشائستہ الفاظ سے یاد نہ کیا ہو۔ اور دوسرے مذہب کی کل الہامی کتابون پر بے جا نکتہ چینی کی۔ مسلمانون کو خاص طور پر آریہ صاحبان نے اپنے جلسہ مین مدعو کیا تہا مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کا دل دکہانے مین کوئی کمی نہ کیگئی مگر مسلمانون نے بہت صبر کیا اور شکر کا مقام ہے کہ جو پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب و شتم کا لیکچرار نے پڑھنا تہا وہ اس وقت گم ہو گیا ورنہ اندیشہ تہا۔ کہ فساد ہو جاتا۔ اس قسم کے مذہبی جلسے اگرچہ بہت مفید ہین مگر کسی خاص قوم کی سرپرستی مین ہونے مین اس قسم کی زیادتی کے ہونے مین احتمال ہے۔ اس لئے ایسے جلسے آیندہ مشترک ہونے چاہئین۔ اور ان کا اصول یہ ہو کہ آیندہ کسی مذہب بجائے بے جا نکتہ چینی کرنے کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور امور زیر بحث پر اپنے اپنے عقائد کے مطابق روشنی ڈالین۔ (راقم وہ جو جلسہ مین موجود تہا۔)

وی پی آتے ہین

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔

سنہ ۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابہی سے مطلع فرما دین۔ ان کو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چہ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائت نہ ہو سکے گی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بہلئے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین سے پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایکروپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ار فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار بہیجنے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دسنے جلنے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبہی کبہی درج کرانے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دیوے۔

واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو فرائض انسانی مین سے ایک فرض ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے علیٰ قدر مراتب ضروری اور لازمی ہے اس معاملہ مین قرآن مجید مین از حد تاکید پائی جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے بڑا وعظ اور ناصح تو خود اللہ تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہ ہی ہے جس نے اپنے نہائیت ہی پیارے رسولون اور نبیون کی معرفت بذریعہ الہام و وحی ہمیشہ اپنی مخلوقات کی دستگیری اور مشکلکشائی فرمائی۔ رسالت نبوت کا عہدہ ہی محض خیرخواہی خلائق کے لئے مقرر ہوا۔ قصص الانبیاء پڑھنے اور سننے سے ایک دانشمند اور منصف مزاج آدمی کو بخوبی پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہی کچھ ایسی قسم کی بنائی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق گویا درمیانی واسطہ ہوتے ہین۔ اللہ تعالےٰ سے وہ محبت اور پیار کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ کے پورے پورے مصداق۔ مخلوق آلہی کے ایسے خیرخواہ کہ ان کی بہبودی اور بھلائی مین کوئی دقیقہ بھی تو اٹھا نہین رکھتے۔ لوگون کی طرف سے ٹھٹھہ مخول تمسخر سے شروع ہو کر گالی گلوچ۔ بدزبانی۔ بدگوئی بلکہ ایذارسانی اور تکلیف دہی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حتےٰ کہ گھر بار مال جان تک اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق آلہی کی خیرخواہی مین صرف کر دینے تک سے دریغ نہین کرتے یا یون کہو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اس خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہین کہ ذرہ ذرہ سے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ پہلی نبوتین اور رسالتین تو صرف بطور طوطیہ و تمہید کی تھین اور ان کی تعلیمین بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی تھین جن کا خلاصہ تھا۔ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ۔ مگر ہماری سرکار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر سب سے مراتب و مناقب انسانی تکمیل کو پہونچکر خاتمہ کی نوبت پہونچ گئی اور حکم ہوا۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ انسانی کمال خواہ کسی قسم کا ہو اعلےٰ سے اعلیٰ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین ضرور موجود ہوگا اسی لئے تو فرمایا گیا کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اب حضور والا کی مہر بغیر براہ راست نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند ہو گیا یہی معنے ہین خاتم النبین کے۔ مگر الحمد للہ والمنۃ کہ فنافی الرسول ہو کر یا دوسرے الفاظ مین رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا متبع ہو کر اور آپکے قدم بقدم چل کر۔ رویا۔ الہام۔ مکالمہ۔ مخاطبہ الٰہیہ سے مستفیض ہو سکتا ہے چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایک نہ ایک مجدد دین اسلام کی حفاظت و اصلاح و تجدید کی خاطر ضرور آتا ہے جو آئت استخلاف کے مطابق سچا جانشین اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مانا جاتا ہے گویا بروزی رنگ مین خود جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اب مین اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون کہ وعظ و پند اصل مین تو نبیون اور رسولون اور ان کے حقیقی جانشینون ہی کا کام ہے یا جو لوگ ان کے پورے پورے پیرو اور تابعدار ہون جنہون نے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کا سبق اچھی طرح یاد کر لیا ہو۔ ان کا وعظ حالی ہوتا ہے نہ صرف قالی۔ وہ تصنع اور بناوٹ سے کوسون دور ہوتے ہین۔ ریاکاری سے سخت بیزار۔ وعظ سے پہلے ہی اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی آواز بلند کرتے ہین۔ بعض شناس طبیبون کی طرح مرض تشخیص کر کے علاج شروع کر دیتے ہین۔ ڈاکٹرون اور جراحون کی طرح درشتی اور نرمی دونون سے کام لیتے ہین نہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے ڈرتے ہین نہ کسی کی شاباش اور واہ واہ کا خیال ہے۔ یہ نہین کہ آج کل کے واعظین کی طرح اس روحانی اور اصلی کام کو نفسانی اور نقلی بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے پھرین۔ جہاں گئے وہاں کے لوگون کے خیالات و معتقدات کو مدنظر رکھتے ہوئے سُریلی اور رسیلی آواز سے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے۔ نہ توحید نہ رسالت نہ امامت نہ قیامت نہ عمل صالح کی ترغیب نہ اعمال بد سے ترہیب نہ اخلاص و ریا مین فرق نہ سنت و بدعت مین فرق نہ عبادت کی علت غائی نہ گناہ اور نافرمانی کی فلاسفی نہ تقوےٰ و طہارت کے فائدے نہ فسق و فجور کے نقصان۔ غرض کام کی بات تو کوئی چھیڑی تک نہین مگر مجلس وعظ کو ایسا گرمایا۔ کہ کبھی ہنسایا اور کبھی رُلایا مسائل ایسے ایجاد بندہ اور خود تراشیدہ کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ نہ سر نہ پیر۔ عجائبات کا مجموعہ۔ نادرات کا ذخیرہ۔ نہ آنکھون نے دیکھے نہ کانون نے سنے۔ کبھی کسی مخالف فرقہ پر نوک جھوک۔ کبھی کسی فریق مقابل پر واہیات سنائے۔ نہین نہین کھلم کھلا پھبتیان اور ملن تگیان اور دل کھول کر اور جی بھر کر دوسرون پر بہتان بندیان۔ مجلس اندال مجسر کو لوٹ پوٹ بھی کر دیا۔ سامعین بھی ماشاء اللہ جیسے ممدوح ویسے ہی فرشتے۔ عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے چارون طرف سے مرحبا جزاک اللہ کے ساتھ ساتھ ہی لگے روپے پیسے اور کپڑے پھینکنے۔ آج ایک محلہ کی مسجد مین تو کل دوسرے محلہ کے کسی رئیس کے مکان کی چھت پر۔ غرض شہر شہر گاؤن گاؤن۔ محلہ محلہ اور گھر گھر وعظ ہوا مگر کسی کو معلوم تک نہ ہوا کہ ہم پیدا کس لئے ہوئے ہین اور ہمارے فرائض منصبی کیا کیا ہین۔ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالقیامۃ وغیرہ وغیرہ۔ سے مطلب اور مراد ہی کیا ہے نہ ہاتھ پاؤن کی زیادتیان اور گنہگاریان بتلائی گئین۔ نہ آنکھ کان اور زبان کی خطاکاریان جتلائی گئین۔ سامعین اہل مجلس کو ندامت اور شرمندگی اور گریبان مین سونہہ ڈالنا تو درکنار الٹا خوشامدی وعظ نے اور بھی شوخ اور متکبر اور بدزبان بنا دیا۔ کہان وہ مامورین من اللہ اور ان کے سچے متبعین کی بے لاگ جگری اور اصلی وعظ و نصیحت اور کہان یہ مبتدعین خوش الحان کی محض مردہ اور خشک سمع خراشی پُر از فضیحت اور ان کے حاشیہ نشین مولودخوان جو طبلہ اور سارنگی کے ساتھ نعت خوانی کر کے لوگون کو رقص اور وجد مین لاتے ہین جن لوگون نے کبھی عرسون اور میلون کے موقعون پر خانقاہون اور درگاہون پر جا کر دیکھا ہوگا وہ بخوبی جانتے اور مانتے ہین کہ ایسی قوالی اور مولودخوانی نے تو بڑے بڑے واعظون مولویون۔ لیکچرارون کی زبان پر گویا مہر لگا دی ہے حتیٰ کہ خود روشن ضمیر سجادہ نشین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے ہین۔ تائید اسلام اور اشاعت دین پیغام آلہی یعنے قرآن مجید کے مضامین بیان کرنے کے یا تو مجاز ہی نہین یا مذاق اور دلچسپی نہین رکھتے۔ یا کسر شان سمجھتے ہین۔ ایک اور ان کے ہمسائے محرم شریف کے سپرد کتاب خوان۔ مرثیہ خوان۔ سوزخوان وغیرہ وغیرہ وہ وہ تین مین مل کر کیسا سمان باندہتے ہین کہ حد ہی کر دیتے ہین۔ نظم و اشعار۔ مجرے۔ سلام۔ مرثیے۔ [illegible] راگون مین یعنے جوگ بہاگ [illegible] [illegible] پھرین۔

جنگلا۔ سندھڑا وغیرہ وغیرہ مین موقع بموقع ایسا ادا کرتے ہین کہ بڑے بڑے گویّے کان پکڑ لیتے ہین۔ عوام الناس بلکہ خواص بھی ایسی ایسی مجلسون اور محفلون سے مانوس ہو چکے ہین اور ان مین شامل ہونے کے عادی۔ اگر کوئی شخص محض للّٰہ دلی زبان سے بھی ان کو متنبہ کرنا چاہئیے۔ تو فوراً ہی ناک منہ چڑہا کر نیچری یا وہابی یا مرزائی بلکہ کافر کا پھڑکتا ہوا لقب دیتے ہوئے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہین۔ قرآن مجید بھی رسم کے طور پر پڑہا پڑہایا جاتا ہے۔ مرے ہوؤن کے چوتھے۔ چالیسوین اور تیسرے دن قُل کی رسم ادا کرنے کے موقع پر ختم کیا جاتا ہے یا بیماری اور تنگی کے موقع پر ختم سے برکت اور آسانی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہر روز منزل بھی پڑھتے ہین۔ خوبصورت اور قیمتی کپڑون کی چولیان اور غلاف ان پر چڑہاتے ہین۔ رمضان مین تراویحیون مین بھی اکثر سنایا جاتا ہے مگر یہ ساری محبت اور دلچسپی اوراق اور حروف ہی تک محدود اور مقید ہے۔ معانی۔ مطالب معارف۔ دقائق سے کچھ واسطہ ہی نہین۔ بڑے بڑے قران خوانون اور ورد وظائف کے دلدادون کو شادی نکاح یا ختنہ وغیرہ بلکہ موت کی رسومات کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ ہر روز بلا ناغہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی اُسی جگہ پر شیطانی مجلس آراستہ کر کے بہت کچھ رو سیاہی حاصل کی ہے کوئی شخص حکام کے حکم کو خوش آوازی سے ہر روز پڑہے اور سنے اور سنائے مگر عمل نہ کرے تو اس ملازم کا کیا حشر ہوگا۔ یہی حال ہم لوگون کا ہے جو صرف حروف ہی کے بار بار دھرانے کو ہی عبادت سمجھتے ہین اور بس۔ الغرض وعظ و پند کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان ساری باتون کو دیکھتے دیکھتے اور غور کرتے کرتے بعض وقت بے اختیار رونا آجاتا ہے کہ الٰہی یہ کیسا اندھیر پڑ گیا کیا تھا اور کیا ہو گیا مگر اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ احسان اور کروڑ کروڑ شکر کہ اس نے چودہوین صدی کا مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی مسعود ملہم و مامور من اللہ خلق خدا کی اصلاح کے لئے فنا فی الرسول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم اور انہی کے لباس سے متلبس اور انہی کے اخلاق سے متخلق کر کے دنیا مین بھیجا۔ گویا دوبارہ خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہین ہ صلیب پرستی کا فتنہ چونکہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اسکی اصلاح کی مناسبت سے تو مسیح موعود اور اندرونی فسادون اور جھگڑون کے دور کرنے کے لحاظ سے محمدؐ مہدی کے نام سے پکارا اور یاد کیا گیا۔ آپ مین نہایت ادب سے دست بستہ محض خدا کے لئے خیر خواہانہ جمیع بزرگان ہر فرقہ و جملہ معززین علماء اور فضلا سجادہ نشینان۔ واعظین مولود خوانان مرثیہ خوان۔ پیران فقرا اور ان کے ماننے والون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ کیا واقعی طور پر یہ ساری خرابیان فرقہ ہائے اسلام مین نہین ہ؟ اگر ہین اور ضرور ہین تو اب حقیقی اور اصلی مصلح اور واعظ کی وعظ و نصیحت پر کان نہین دہرنا چاہیئے۔ خدا کے لئے ساری کدورتین اور بے جا رنجشین اور نفسانیتین۔ تعصب۔ بدظنیان۔ اور بدگمانیان دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے قبر و قیامت کو پیش نظر رکھ کر موت کو سر پر تصور کر کے سوچین اور اچھی طرح سوچین کہ منہاج نبوت اور معیار رسالت سے اگر اس شخص کو پرکھا جاوے تو اس کی لائف یعنی سوانح ایک بیداغ بے لاگ۔ پاکدل۔ نیک نہاد لوگون کی طرح دوست۔ دشمن اپنے بیگانے کی زبان سے ثابت نہین ہ؟ اسکی تعلیم مین حقائق اور روحانی چمک دمک نہین ہ؟ اسکی کلام مین روحانیت اور اطمینان کوٹ کوٹ کر نہین بھرا ہوا ہ؟ اللہ تعالےٰ کا جلال اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس مین تڑپ اور جوش نہین ہ؟ غیر قومون کے مقابلے مین دین اسلام کا بول بالا کرنے کیخاطر ہر وقت سینہ سپر نہین ہ؟ آریون اور برہموؤن۔ سکھون۔ عیسائیون اور اسلام کے بگڑے ہوئے فرقون مین اس نے ہلچل مچا نہین ڈالدی ہ؟ کیا یہ شخص پچیس تیس سال سے ڈنکے کی چوٹ نہین کہہ رہا کہ اسلام جیسا زندہ مذہب۔ قرآن مجید جیسی زندہ کتاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ رسول کوئی نہین اور مقابلے کے لئے تحریر سے تقریر سے مال کر جان سے بہمہ وجوہ تیار ہے بلکہ اپنی طرف سے سب کچھ قربان ہی تو کر چکا ہوا ہے۔ رویا۔ کشف۔ الہام۔ وحی وغیرہ فیوض سے مستفیض نہین ہ؟ اسکی صدہا پیشگوئیان پوری نہین ہوئین ہ؟ اللہ تعالےٰ کیطرف سے نشان پر نشان اور تائید پر تائید اور نصرت پر نصرت اس کو عطا نہین ہوئی۔ جہان بھر کے زیرک۔ ذہین۔ ذکی۔ فہیم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب و ملت سے فوج فوج اور گروہ گروہ اس کے خادمون اور مریدون مین شامل نہین ہوئے ہ؟ اور شامل ہوتے ہی زبان سے قلم سے۔ مال سے جان سے غرض جس جس طرح ہو سکا دین کی خدمت مین مصروف نہین ہو گئے ہ؟ زمانہ کی حالت پکار پکار کر نہین کہتی کہ ایک حقیقی اور اصلی واعظ اور مصلح کی ضرورت ہے کسوف خسوف رمضان مین نہین واقع ہو چکا ہ؟ طاعون۔ زلزلے۔ قحط جیسے نشان بھی ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے کافی نہین ہ؟ عربی کتابین تحدی سے کے طور پر نہین لکھین ہ؟ جن کا مقابلہ کسی اہل زبان سے بھی نہ ہو سکا جسنے ارادہ کیا وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جھوٹے مقدمے بنا کر لوگون نے اس کو ذلیل کرنا چاہا مگر وہ خود ہی ذلیل و خوار ہوئے بلکہ ان مقدمون کے دوران مین عجیب عجیب نشان ظاہر ہوئے۔ غرض کہانتک لکھتا جاؤن۔ وان تعدوا نعمت اللّٰہ لا تحصوہا والی بات ہے اگر ایسی باتین اور اللہ تعالےٰ کے عطیے اور انعام اور نشان ٹھگون فریبیون۔ مکارون۔ دغابازون کافرون مین بھی پائے جاتے ہون تو حق و باطل مین ما بہ الامتیاز کیا چیز ہوگی۔ مگر نہین درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ہی دیکھکر کہدیا تہا کہ یہ مونہہ جھوٹ بولنے والا نہین سدا دور دوران دکھاتا نہین۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین آؤ جھوٹ موٹ کی بے سند اور بناوٹی اور بدعتی مجلسون اور محفلون اور نفسانی اور نقلی وعقلی سے الگ ہو کر اصلی اور حقیقی واعظ کی وعظ و نصیحت پر دل کے کان لگائین تاکہ کامیابی حاصل ہو۔

نظم

ناراض آپ کیون ہین مسیح الزمان سے
باتین تو اُن کی سُن لین ذرا دل کے کان کر
اچھی نہین ہین دور سے یہ بدگمانیان
پاس آ کے جانچو تجربہ اور امتحان سے
آنکھون سے دور کر دو تعصب کی پٹیان
پھر دیکھنا تم کو نور سے قادیان سے
مذہب ہے کیا وہ جسمین ہون قصّے کہانیان
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے
وہ معتبر ہے جو ہو روایات عمرو زید
یا جو براہ راست ہو حق کی زبان سے
مامورِ حق سے کرتے نہین ہو مقابلہ
کرتے ہو جنگ خالق کون و مکان سے
طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دو جہان مین رہنا ہے امن و امان سے
پوری کبھی تو ہوگی تیری التجا گلاب
تائید حق کیلئے جا تو قلم و زبان سے

گلاب الدین احمدی

مضامین اخبار کیسے ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار گوہر بار مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء میرا ارادہ تھا کہ عرب کی تائید مین اظہار رائے کرون۔ لیکن بوجہ مصروفیت کثرت کار سرکار و علالت طبع اہر کام کے لئے فرصت نہ نکال سکا۔ اتنے مین دوسرا پرچہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کا پہونچگیا۔ للہ الحمد اس پرچہ مین بعض سابقون بالخیرات کی رائے پڑھکر مجھے بڑی تقویت ہوئی۔

اپنی رائے کی تائید مین اظہار دلائل سے پیشتر مین عرب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ جنہون نے اخبار مین ایسی تحریک وقت پر پیش کی۔

مین ابتدا اس خیال مین تھا کہ بدر مفید عام نہین ہے اور نہ اپنے مشن کا پورا پورا فرض ہی ادا کر سکتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کو مقبول عام کیا جاوے۔

موجودہ حالت مین بدر صرف پرجوش احمدی احباب کے ہاتھون مین آتا جاتا ہے اور انہین کے ملاحظہ سے گذرتا ہے اور ان کو بھی محض سلسلہ کے اندرونی حالات سے اطلاع دیتا ہے غیر احمدی اشخاص کے لئے اس مین کوئی خبر نہین ہوتی اس لئے ان کی دلچسپی کا موجب نہین اور اسی واسطہ ان کی نگاہ سے گذرتا نہین۔ کئی سعید الفطرت بروحین جو حضور کے دعاوی اور دلائل سے محض بوجہ بے خبری محروم ہین۔ ان کی واقفیت کا موجب نہین ہو سکتا کرتے ہمارے سلسلہ کے مخالفین ایسے ہین۔ جو ہمارے امام پاک کے صحیح واقعات سے بے خبر ہین اور بداندیش نکتہ چینیون کی غلط افواہون سے متاثر ہو کر کنارہ کش ہین اون کو اصل واقعات سے ماہر کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ اخبار کے ذریعہ سے جلد اور بسہولت حالات کو معلوم کر سکتے ہین اس لئے صحیح واقعات بذریعہ مقبول عام اخبار بہتون کی نجات کا موجب ہو سکتے ہین۔

مین اجراء البدر سے اِن کا خریدار ہون لیکن شاذ و نادر کے طور پر کبھی کسی غیر احمدی نے اس اخبار کو مجھ سے لے کر پڑھا ہے۔

اخبار کو جاری ہوئے کوئی چھ سال سے زیادہ ہو گئے ہین اور اس عرصہ مین اس کی تعداد اشاعت صرف ۱۴۰۰ تک پہونچی ہے۔ یہ تعداد بظاہر حوصلہ شکن نہین ہے لیکن اس سلسلہ کے لئے موجب فخر ہی نہین۔ احمدی جماعت اس وقت چار لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے اور قادیان سے نکلنے والا پرچہ جو کچھ گران قیمت بھی نہین اور قومی مضامین کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ اب خاصہ قابل دید ہے افسوس دس ہزار کاپی تک شائع نہین ہوتا۔ درانحالیکہ آریہ اخبار ہندوستان بدر سے عمر مین کوئی دو سال کم ہے اور اشاعت مین ۱۳۰۰۰ ہزار زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کارکنان ہندوستان نے قبولیت عامہ کو مدنظر رکھکر ہر ایک مذاق کے مطابق مضامین کو بہم پہونچایا ہے پولیٹیکل تحریک جو فی زمانہ انڈیا مین ہر ایک دل مین جوش زن ہے اس کو بالکل نظرانداز کرنا گویا اخبار کو بالکل طعام بے نمک کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس کو سوائے زمرہ زہاد کے اور بمشکل پسند کرین گے۔

میری غرض پولیٹیکل پہلو کا ذکر کرنے سے یہ نہین ہے کہ ہمارے اخبار ہی آریہ اخبارون کی طرح منہ پھٹ۔ احسان فراموش۔ حد سے متجاوز حقوق طلب ہو جاوین بلکہ یہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کو ایسے مضامین سے واقف کر کے اُس کے اوپر ایسے نوٹ دئے جاوین جو موجب صلاحیت ہون۔

اس قسم کا اخبار مخالف و موافق دونون کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے گا اور مجھے یقین ہے کہ جتنے زائد ہاتھون مین اخبار پہونچے گا اتنا ہی اس سلسلہ کی ایزدی ترقی کا موجب ہوگا۔ دنیا پرست خلائق عامہ کو دینی چاشنی سے آشنا کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور البدر کو اب ایک ایسی کونین کی گولی بنانا چاہئے جسمین ذرا برابر دین اور اوس کی رو برو دنیا کی شیرینی کا غلاف ہو اور جو گاہے گاہے خفیف مسلسل دینے کے بعد متواتر دی جاوے تاکہ یہ پولیٹیکل بخار عوام کے دل و دماغ سے بتدریج خارج کیا جاوے۔

اس غرض کے لئے کم سے کم ایک صفحہ اخبار کا مختلف چیدہ اور دلچسپ عام خبرون کے لئے وقف کیا جاوے۔ کوئی خبر تین سطر فی کالم سے زائد جگہ نہ لے اور خلاصہ ایسا عمدہ ہو کر مغز خبر سے خالی نہ ہو۔ ایک کالم ملکی مضمون کے متعلق جتنی تار خبرین ہون ان کیواسطے مخصوص ہے ایک کالم غیر اسلامی حملوں سے احمدی جماعت کو اطلاع دے ایک کالم اسلامی سلطنتون کے حالات سے پر ہو۔ آریہ نکتہ چینیون کے خیالات سے مطلع کرنے کے لئے ایک خاص کالم ہو۔ اور آریہ ذرائع ترقی کو پیش احمدی قوم کر کے ان کو اپنے ترقی کے اسباب پر غور کرنے کی توجہ دلائی جاوے۔

احمدی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب روز افزون ترقی کر رہی ہے اور اس مین مختلف مذاق کے لوگ موجود ہین۔ بعض الہامات اور اقوال طیبات کے شائق ہین۔ دوسرے ان کے ساتھ ملکی خبرون کے بھی متلاشی ہین۔ تیسرے اپنی رقیب قوم آریہ کے بداندیشیون سے مطلع ہو کر اپنی حفاظت کا انتظام کیا چاہتے ہین۔ جو مسلمان اور غیر مسلمان افسرون کے ذریعہ سے ملازمان احمدی جماعت کو تکلیف پہونچتے ہی ان کو حکام تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ ایسا موجود نہین ہے اس کو مدنظر رکھا جاوے۔

عبدالعزیز خان کلرک باغبان پورہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

عجیب مژدہ

یعنے کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا قیمتہ عہ مگر وہ جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدین گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی جنے کہ مصرلڈاک بھی خریدار کے ذمہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہو اس سبب سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار کو ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پا لیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر ملیگی سات عدد کتابین انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہین سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی ۵ عائین منظوم احمدی کا من ۵ چھوٹی نسخ۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی پر عہ اور کمیشن ادا کریگا کتابون پر ٹکٹ بہرحال ہم لگاوینگے کتابین مفت روانہ ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔
نوٹ۔ یاد رہے کہ سروست در سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی
المشتہر - سید محمد عبدالحی صاحب عرب قادیان ضلع گورداسپور

وصیّت ۲۶۶/۱۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
میں محمد عبد اللہ پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ قوم مغل ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہیں کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرا مال نہار فروشی تخمیناً دو سو روپے کا ہے اس کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں کہ اس کا تیسرا حصہ یعنی مبلغ ؎ اپنی زندگی میں ادا کرونگا ۔ اگر ادا نہ سکون ۔ تو میری جائداد مذکورۃ الصدر سے وصول کر لیا جاوے ۔ اگر بعد وفات میرا کوئی وارث ہو ۔ تو بعد تجہیز وتکفین یہ بقیہ مال میرے ورثا کا حق ہوگا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہ بھی میرے والد حقیقی وآقا وشفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یا اُن کے جانشینان کی ملکیت ہوگا اور اپنی آمدنی ماہوار کا دسواں حصہ ماہوار از روئے ایمانداری ادا کرتا رہوں گا ۔ فقط المرقوم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد ۔ محمد عبد اللہ بیگ عرف پروفیسر جہانگیر مہاجر قادیان بقلم خود
گواہ شد ۔ حافظ تصدق حسین مہاجر بریلوی
گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ
گواہ شد ۔ مفتی فضل الرحمٰن بقلم خود ۔

وصیّت ۱۶۱/۱۱۵

میں مساۃ فتح بانو زوجہ مستری قطب الدین مہاجر قوم اوان پیشہ آہنگری ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

نوٹ ۔ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے اسلئے یہاں پر اس کا اندراج نہیں کیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد حسب ذیل ہے مبلغ ؎ روپیہ میں جن پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس میں میرا کوئی شریک نہیں ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے اور یہ مبلغان مذکور میں نے اپنی دوکان میں تجارت کے لئے دے ہوئے ہیں ۔ ان کی نسبت میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ اس میں نفع دیگا تو اس کی انجمن مذکور ہی مالک متصور ہوگی ۔ یعنے وصیت کردہ جائداد کے نفع کی ۔ اور انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے ۔ یا اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ بڑھ جاوے جیسا کہ میں نے اوپر اقرار کیا ہے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔

پنجم ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں کیا ہے ۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن کو اطلاع دیتی رہوں گی ۔ المرقوم ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

العبد ۔ مساۃ فتح بانو ۔ نشانی انگوٹھا
گواہ شد ۔ مستری قطب الدین بقلم خود کاتب وصیت ہذا وشوہر موصیہ ۔
گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

وصیّت ۱۲۲/۱۲۵

میں عبد السمیع ولد عبد الرحمٰن قوم شیخ ساکن سراوہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ ۔ بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے ۔ لہذا اس جگہ بوجہ طوالت درج نہیں کیا گیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے صرف مبلغ مالیؔ روپیہ ہے ۔ جو سیونگ بنک ڈاک خانہ کپورتھلہ میں جمع ہے ۔ اس روپیہ میں یعنے جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں ہے ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا ۔

پنجم ۔ میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میرا متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جس کا ذکر فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں کیا ہے ۔ میں وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو ایسی جائداد کی اطلاع دیتا رہوں گا ۔ فقط

العبد
عبد السمیع ولد عبد الرحمان قوم شیخ سکنہ سراوہ ضلع میرٹھ حال وارد کپورتھلہ
گواہ شد ۔ ظفر احمد ولد شیخ ابراہیم ساکن حال کپورتھلہ احمدی بقلم خود
گواہ شد ۔ فضل محمد خان رئیس بنگہ نال حال وارد کپورتھلہ احمدی بقلم خود

وصیّت ۱۸۱/۱۶۱

میں مساۃ حلیمۃ النساء زوجہ بشارت احمد بنت منشی صفدر جنگ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ نہیں لکھا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ہو اُس کا

پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ۔ اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد۔ سلمہ النسا۔ بقلم خود

گواہ شد۔ اسد اللہ گرداور بقلم خود ساکن تمبو مقیم پنڈی گھیب

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب۔

وصیت نمبر ۱۸۲/۱۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مساۃ خورشید بانو بیوہ بشیر احمد بنت رحمت اللہ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و حواس و بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

خورشید بانو نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ خاکسار اسد اللہ خادم حضرت مسیح موعودؑ بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

وصیت نمبر ۱۸۳/۱۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مساۃ فاطمہ کبرا بنت سید کرامت حسین قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و

و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ دیا جاوے۔ اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ کبرا۔ بقلم خود

گواہ شد۔ اسد اللہ بقلم خود ساکن تمبو۔ الی خادم امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب۔

وصیت نمبر ۱۸۴/۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مساۃ فاطمہ سکینہ زوجہ الہی بخش صاحب بنت سید کرامت حسین قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ وغیرہ دیا جاوے۔ اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ سکینہ بقلم خود

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب بقلم خود

گواہ شد۔ اثیم اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو خادم امام مہدی علیہ الصلوۃ والسلام

وصیت نمبر ۱۸۵/۱۶۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مساۃ کنیز فاطمہ زوجہ کرامت حسین بنت احمد علی قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حصہ نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

کنیز فاطمہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

وصیت نمبر ۲۵۶/۱۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عارف ولد میان عادل قوم کلیار ساکن امیر پور ضلع عمان مہاجر قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائداد نہین ہے۔ منقولہ جائداد یہ ہے۔ کتب و اوزار جلدسازی قیمتی معہ

اس کا تیسرا حصہ بعد وفات میری ملکیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہوگا۔ علاوہ اس کے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ⅓ حصہ کی ہے۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء

العبد

محمد عارف احمدی ساکن امیر پور ضلع ملتان حال وارد قادیان

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد۔ روشن علی بقلم خود

وصیت ۲۶۷/۱۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں دین محمد ولد امام دین قوم لوہار ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے اس لئے اسکا اندراج یہاں پر نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے قبضہ میں ایک مکان قادیان میں ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق شاہراہ عام۔ مغرب مکان شیخ خیراتی قریشی۔ جنوب مکان جیت کمہار۔ شمال مکان عبداللہ کمہار۔ واقعہ محلہ کمہاران ہے۔ بالفعل قیمتی ایک سو بیس (۱۲۰) روپیہ اس کے علاوہ اسباب آہنی جو میری دوکان میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور میرے گھر کے برتن وغیرہ ہیں۔ میں اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ⅑ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو میری اس وصیت کے خلاف کرنے کا ہرگز ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ ایسا ہی میری اس جائیداد کے متعلق جو میں آئندہ پیدا کروں یا جو میری وفات کے بعد میری جائیداد ثابت ہو۔ غرضیکہ میری ہر قسم کی جائیداد کا ⅑ حصہ میری موت کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ صدر انجمن کو میری موہوبہ جائیداد کے متعلق ہر قسم کا اختیار ہوگا جس طرح چاہے وہ کرے۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

العبد

دین محمد لوہار ولد امام دین لوہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد

مستری قطب الدین لوہار ساکن قادیان

گواہ شد

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۵ ستمبر

وصیت ۲۰۸/۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں احمد ولد بارغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس مکان سکنی وزر نقد وزیور وبرتن وغیرہ مبلغ چھ سو دس (۶۱۰) روپیہ کے موجود ہیں جس کا دسواں حصہ مبلغ اکسٹھ (۶۱) روپے ہوتے ہیں جن کی نسبت خاکسار اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ اکسٹھ روپیہ پندرہ روپیہ سالانہ کے حساب سے اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھے۔ تو چہار سال میں ادا کر دے گا۔ اور اس جائیداد کے علاوہ جو جائیداد اللہ تعالیٰ اور عطا کرے گا اس کا حصہ بھی حسب احکام حضرت امام الزمان انجمن کو بذریعہ اطلاع پیش کر دے گا۔ اور ایسی جائیداد نئی سے انجمن کو بذریعہ تحریر اطلاع دوں گا۔ اگر یہ دسواں حصہ ادا کرنے سے پہلے خاکسار مر جاوے۔ تو خاکسار کے وارثان یہ دسواں حصہ مذکور ادا کر دیں گے۔ ۲ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد

احمد ولد بارغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور معہ نشانی انگوٹھا۔

گواہ شد

سید محمد حسین احمدی دہرم کوٹ رندہاوا

گواہ شد

شیخ عطاء محمد خان ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقلم میر عابد علی قوم سید ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ

وصیت ۲۶۲/۱۶۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں اکبر شاہ خان اکبر ولد مولوی نادر شاہ خان صاحب قوم افغان افغانی الاصل بونیروال ساکن نجیب آباد ثم قادیان دارالامان۔ میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے وطن نجیب آباد سے ہجرت کر کے دارالامان قادیان میں چلا آیا ہوں۔ وطن میں کسی جائیداد پر میرا اس قسم کا مالکانہ قبضہ نہیں ہے کہ میں اس میں تصرف کر سکوں اور نہ یہاں سوائے چند جوڑے کپڑوں اور چند کتابوں کے میری کوئی جائیداد ہے جس وقت کسی جائیداد پر میرا قبضہ ہوا یا میں نے کوئی نئی جائیداد پیدا کی اسی وقت ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کی نذر کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت یعنی میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ایسی جائیداد ثابت ہو۔ کہ جس میں سے پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت انجمن کو نذر نہیں کی گئی۔ تو وہ کل جائیداد انجمن کی ملکیت متصور ہوگی ہاں انجمن کو اختیار ہے کہ اس میں سے پانچواں حصہ یا زیادہ لیکر باقی اگر چاہے تو میرے ورثاء کو دیدے میں یہاں نوکر بھی ہوں لیکن میری ماہواری تنخواہ میرے کل اخراجات ضروریہ کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ میں مقروض بھی ہوں۔ لہذا اس وقت تک کہ جب تک خدا خود سامان غیب سے ظہور میں لاوے اور میں ادائگی قرض سے سبکدوش ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور جبکہ قرضہ ادا ہو چکیگا تب ان شاء اللہ اپنی تنخواہ کا پانچواں حصہ ماہوار ادا کروں گا۔ اے میرے خدا میری مدد کر اور اے میرے خدا مجھ کو اپنا نیک اور کامیاب بندہ بنا۔ آمین یا رب العالمین۔

العبد۔ اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی قوم افغان بونیروال بقلم خود ۱۸ اگست ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ۲۰-۸-۱۸

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۱۹-۸

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین عبد اللہ ولد مراد قوم کھرل ساکن یوسف والہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور سابق ٹھٹھہ پشیر ضلع منٹگمری
بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی ورضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین اپنی جمیع پیداوار از قسم زمین ومال ومویشی کمائی وغیرہ کا اپنی زندگی مین ۱/۱۰ انجمن احمدیہ قادیان کو ہر سال بعد وضع خرچ وقرضہ (جو حصول پیداوار کے لئے کرنا پڑتا ہے) ادا کرتا رہون گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔ اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میرے اس وصیت کردہ حصہ آمدنی سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر مین اپنی زندگی مین اپنی جائداد منقولہ غیر منقولہ کی قیمت کا تخمینہ لگا کر اداس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کرکے باقاعدہ رسید بھی حاصل کرلون ۔ تب بھی میری وصیت مذکورہ بالا دربارہ دسوان حصہ پیداوار بقیہ جائداد پر قائم رہیگی اور میرے ورثاء احمدی ہون یا غیر احمدی ۔ اون کو یکمشت ادا کردہ روپیہ کی بابت گنجائش حجت یا عذر نہ رہے گی اگر میرے مرجانے کے بعد میرے ورثاء ۱/۱۰ حصہ پیداوار دینے مین خیانت کرین ۔ تو انجمن مذکور کو یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ دسوان حصہ جائداد الگ کرلیوے اور اپنے قبضہ مین کرلیوے

العبد

موصی عبد اللہ احمدی ولد مراد ذات کھرل سکنہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد

بوٹیخان احمدی ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ حال پٹواری نہر حلقہ نمبر ۲۸ بقلم خود

گواہ شد محمد عمر ولد عبد اللہ قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور ۔

گواہ شد

امام بخش احمدی مدرس چک ۲۹۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

تاجا ولد سرشتہ احمدی قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

وصیت $\frac{225}{141}$

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ بنت کمال الدین قوم اوان ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ میرے مرنے کے بعد میری کل جائداد اگر دو سو روپے یا اس سے کم قیمت ہو ۔ تو نصف صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی جائے اور نصف میرے ورثاء مین تقسیم ہو اور اگر دو سو روپے سے زائد قیمت کی ہو ۔ تو کل جائداد کی قیمت ڈال کر دو سو روپے کی جائداد مین سے نصف انجمن کا اور نصف میرے ورثاء کا اور باقی مین سے پانچوان حصہ انجمن کا اور باقی ورثاء مین تقسیم ہو ۔ اور جو میری غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس مین بھی پانچوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور باقی وارثون کا حق ہوگا ۔
والسلام مورخہ ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

العبد

سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد

فقیر اللہ احمدی عفی اللہ عنہ ۔ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

جان بی بی عرف بوبو صاحبہ بنت جان محمد ساکن قادیان بقلم خود فقیر اللہ ۔ انگوٹھا لگایا گیا

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین عبد الغنی خان ولد مولا بخش قوم افغان ساکن سنور ریاست پٹیالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری کل جائداد غیر منقولہ تخمیناً قیمتی مبلغ ۱۰۶۰ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ مین واقعہ ہے ۔ جس کا دسوان حصہ تعدادی مبلغ یکصد وشش روپیہ ہوتے ہین ۔ ان کو اپنی زندگی مین ادا کرنے کی کوشش کرون گا ۔ اگر ادا نہ ہو سکے ۔ تو مکان سکونہ میرے محدودہ ذیل سے مبلغ مذکورہ روپے یا جس قدر باقی رہ جاوین ۔ وصول کرلئے جاوین اور مبلغ ۷۰ روپیہ ماہوار کا مین ملازم ہون ۔ اس کا دسوان حصہ مبلغ ۷ روپیہ ماہوار ادا کرتا رہون گا ۔

المرقوم ۔ ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

حدود اربعہ مکان سکونہ مذکورہ
موخر ۔ مکانات قاضی محمد یوسف وقاضی محمد تقی
مقدم ۔ شارع عام
جنوب ۔ مکان میان جی محمد حسین پٹواری
شمال ۔ مسجد احمدیان وصحن مسجد

العبد

عبد الغنی خان افسر فراش خانہ

گواہ شد

عبد المحی عرب ۔ مصنف لغات القرآن

گواہ شد

محمد اکبر خان بقلم خود سنوری

دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہو کر ہوشیارپور پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرتسر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لکھ دئے تھے۔

امرتسر مین جیمل سنگہ کا کٹرہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ سڑک پر ایک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہان کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ یہ سنتے ہی غصہ مین بھر آیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون کہتے ہو۔ کہتے خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھ لیا کہ اس بھونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بھونکنے گا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ میں اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا۔ یہ فکر ہوئی۔ کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ چلنا دشوار ہے آگے چل کر ایک دوکان پر دو چار شخص مل بیٹھے تھے اون مین ایک بزرگ تھے۔ ان سے پوچھا کہ کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو۔ خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ مینے کہا کہ الحمدللہ۔ وہ کہے کہ تم کیا دیکھ کر اون (حضرت اقدس ؑ) پر ایمان لائے۔ خاکسار کہا وفات عیسیٰ دیکھ کر۔ یہ سنکر کہے کہ ہان یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلان مسجد کے پاس یک تختہ لگا ہوا ہے۔ اس پر کتب خانہ احمدیہ مرقوم ہے۔ دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھ کے پھر یہان چلے آنا۔ مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر۔ کتب خانہ پہونچے بڑے آرام رہے۔ دوسرے روز امرتسر سے ہم ہر چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ وکیل کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہر دو حضرات کے ملنے پر بڑی خوشی ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی وخوش خلقی بیان کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ہین پھر وہان سے دہلی پہونچے۔ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر کے مکان پر نزول فرمائے۔ آنجناب نے بزرگان دین حضرات شاہ ولی اللہ صاحب وشاہ عبدالقادر صاحب وشاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہ۔ ولی اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت سے مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر ایکے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر انہون نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا۔ فللہ الحمد پر امن گو کیا یہ نجوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب وغریب ہے۔ مسافران زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کیوجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہین ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی دو تین مجاور آ پہونچے اور کہے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہے ہان۔ پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور ایک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی وپھول ہوتا ہے تو منگوادین پیسے نکالدو۔ مینے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہان کی زیارت کا معمول ہے۔ کہ پہلے کچھ نذرانہ دینا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت کرنے دو۔ پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جاوے گا۔ مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے۔ ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جاکے فاتحہ پڑھ کر دعا کرنے مین تھا۔ کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عودی نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین۔ مسلمان نہین ہین۔ مینے کہا آپ جو کچھ کہو۔ ایک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہر چند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دئے گئے ایک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا۔ کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پر تھا۔ ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدایت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تھا۔ کہ مجاور ہم کو بھی اس مین ضرور تنگ کرین گے۔ مگر خیر گذری پھر وہان سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل وطن ہوئے۔ فقط۔ راقم عبداللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۴ نومبر ۱۹۰۷ء	۱۵۴۷	مولوی محمد عبداللہ صاحب	سے ر
۱۴ " "	۱۶۰۸	درگا پرشاد صاحب	۱۲ ر
۱۴ " "	۱۵۱۷	چودہری علی محمد صاحب	سے ر
۱۴ " "	"	میر حسن صاحب	صہ ر
۱۶ " "	"	میان غلام نبی صاحب	۱۰ ر
۱۶ " "	"	رحیم بخش صاحب	۱۲ ر
۱۶ " "	"	نامعلوم الاسم	صہ ر
۱۶ " "	۲۸۴	محمد عبداللہ صاحب	سے ر
۱۶ " "	"	دیوڑہی نوابصاحب	۸ ر
۱۶ " "	۱۸۳۹	شیخ الہ دین صاحب	عا ر
۱۶ " "	"	میر عابد علیشاہ صاحب	صہ ر
۱۷ " "	"	محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	۸ ر
۱۸ " "	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے ر
۲۱ " "	۲۵۱	چودہری غلام حیدر صاحب	سے ر
۲۱ " "	۵۵	محمد عبداللہ صاحب	سے ر
۲۲ " "	"	سید عبدالرشید صاحب	سے ر
۲۳ " "	"	چودہری علی بخش صاحب	سے ر
۲۳ " "	"	مولوی علم الدین سکن بیرا	سے ر
۲۴ " "	۹۷۶	مرزا ظہور علی صاحب	سے ر
۲۴ " "	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	سے ر
۲۴ " "	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ ر
۲۵ " "	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے ر
۲۵ " "	۱۸۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے ر
۲۵ " "	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عا ر
۲۵ " "	۷۷۹	غلام شاہ صاحب	عا ر
۲۶ " "	۳۷۸	تاج محمود صاحب	عہ ر
۹ دسمبر ۱۹۰۷ء	۱۰۰۳	ولی داد صاحب	۸ ر
۹ " "	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲ ر
۹ " "	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	۸ ر
۹ " "	۱۶۵۳	عبدالکریم صاحب	عا ر
۹ " "	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	عہ ر
۹ " "	۸۰۲	گلاب خانصاحب	سے ر
۹ " "	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	سے ر
۹ " "	۱۸۳۱	نیاز محمد صاحب	سے ر

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مددخان ایک نیک اللہ نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ سگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل اور ٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے - مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو - آمدنی ۲۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفوف ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی - جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر۔

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نورالدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱۰ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی - اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہورہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۵ر ولایتی کاغذ پر مجلد ۸ر

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر - غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں - ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

کاسن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم - قیمت ۱ر

آنہ وکشنری طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے - قیمت ار

کاسن احمدی اللہ داد والے - قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں - قابل دید ہے - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ار

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتب کا جواب قیمت ۲ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔

قیمت ۳ر

مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔

قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ار

لیکچر لاہور [illegible]

فتح الدین [illegible]